رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا — اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

چندہ ممالک غیر سے سات روپے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔
(الہام حضرت مسیح موعود)

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا (الہام حضرت مسیح موعود)

ہفتہ میں دو بار شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

جلد ۵ | ۴ ستمبر ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۳۵ ہجری | نمبر ۱۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح اول کے خانوادہ میں بفضلہ خیریت ہے

حضرت قاضی امیر حسین صاحب نے خطبہ جمعہ لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللّٰہ پر فرمایا

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پتہ یہ ہے۔ سپرن ہاؤس۔ ٹوٹی کنڈی۔ شملہ

جب تک حضرت خلیفۃ المسیح شملہ پہ قیام فرما رہینگے حضور کے نام کے تمام منی آرڈر وصول ہوں گے پر حسب الحکم حضرت امام جناب شیخ عبد الرحمن صاحب (لاہوری ثم مصری) دستخط فرمایا کریں گے احباب مطلع رہیں۔

۲۸ سے ۳۱۔ اگست تک مندرجہ ذیل مہمان تشریف لائے۔ میاں بدر الدین صاحب کلانور سوھ

اخبار احمدیہ

امرتسر کے سٹیشن سے

حضرت اقدس کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے

بٹالہ سے خیریت کے ساتھ سوار ہوئے۔ امرتسر میں اللہ کے فضل سے خیریت کے ساتھ ہیں۔ بخار نہیں ہوا۔ سر درد کی خفیف سی شکایت ریل میں سوار ہوتے وقت تھوڑی دیر کے لئے ہوئی تھی۔ جماعت امرتسر نے اخلاص کا نمونہ دکھایا ہے۔ ۵۰ کے قریب خدام سٹیشن پر حاضر ہوئے کھانا کھلایا۔ گاڑی کے ریزرو ہونے کا انتظام ہو گیا ہے نماز ظہر و عصر سٹیشن کے شفاخانہ کے برآمدہ میں جمع ہوئی دو بڑی لمبی صفیں تھیں بعد نماز و کھانا چند آدمیوں نے بیعت کی جنمیں سے صرف دو کا نام مجھ کو معلوم ہو سکا سراج الدین اور عمر الدین (عبد الرحیم نیر)

تمام بھائی ورد دل سے دعا فرمائیں

مکرم و محترم جناب حافظ سید مختار احمد صاحب مختار احمدی شاہجہانپوری

میرے ایک نیاز نامہ کے جواب میں جو نظم کے متعلق تھا اپنی پریشانی اور مجبوری اس طرح ظاہر فرماتے ہیں

"میں آجکل نہایت متفکر و متردد ہوں۔ اور بہت ہی مضطرب الحال۔ حقیقی جوان بھائی ایک نہایت ہی خطرناک مرض یعنی آکلہ میں مبتلا ہے۔ مراد آباد کلکتہ لکھنؤ۔ سفوری۔ دہرہ دون۔ نینی تال میں ڈاکٹری اور دلی لکھنؤ۔ بھوپال۔ شاہجہانپور۔ ہردوئی وغیرہ اضلاع میں یونانی علاج ہوا۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا بلکہ "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"

ردائیں گردہ جواب صاف دے چکے ہیں ہم حیلے سب جلتے رہے اک حضرت تواب کے

جو گذری ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ جنوری سے اُن تکالیف شاقہ کا سامنا ہے جو صرف ایک نظر دیکھنے والے کو بھی بدحواس کر دینے کے لئے کافی سے زیادہ ہیں۔ پھر طرہ یہ کہ میں رقیق القلب آدمی۔ ملنا۔ جلنا۔ آنا جانا لکھنا پڑھنا۔ غرض تمام اشغال بالکل ترک ہیں اپنے مکان سے دو کوس کے فاصلہ پر بھائی کے پاس رہتا ہوں ایسی حالت میں تعمیل خواہش آپ خیال فرمایئے کہ کہاں تک ہو سکتی تھی۔"

میں تمام احمدی احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ دردول سے مریض کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی نیک جزا دیگا۔

آپ مفت منگوالیں

میاں محمد یوسف صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور نے ایک رسالہ "کاشف حقیقت" پیغامیت کی تردید میں لکھا تھا۔ جس پر ریویو بھی الفضل میں ہوا تھا۔ مندرجہ بالا پتہ سے جو صاحب چاہیں صرف ۲ محصولڈاک بھیجکر منگوالیں۔ نیز رسالہ کتب بینی جناب مکرم ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی مالک احمدیہ کمیشن ایجنسی قادیان کی تصنیف ہے جس میں آپ نے مطالعہ کرنے کے طریق بتائے ہیں۔ ۲ کے ٹکٹ بھیجکر آپ مولف سے مفت منگوا سکتے ہیں۔

نماز جنازہ

مولوی عمر الدین صاحب صریح سے برادر خدا بخش صاحب کی دختر کے فوت ہونے کی اور الہ آباد سے جناب امیر الدین صاحب حاجی عبدالواحد صاحب خانساماں جو مخلص احمدی تھے کے فوت ہونے کی اطلاع دیتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

ولادت

اقبال احمد خاں صاحب کلرک دفتر آب ہوا شملہ ۲۰۔ اگست کی شب کو امام الدین صاحب ساکن صریح کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوئیں۔

شملہ سے

ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر نے مولانا شیر علی صاحب کے نام ایک کارڈ لکھا ہے کہ حضرت مع ہمراہیان ۳۱۔ اگست ۵ بجے شام کو شملہ پہنچ گئے۔

ہنگامہ یورپ

لائن کسی قدر بڑھائی گئی - لندن - ۳۱ - اگست سر ڈگلس ہیگ کی سرکاری اطلاع آج شب کو مظہر ہے کہ ایپرہ کے محاذ پر ہم نے اپنی لائن سیلن جان شوک کے جنوب مشرق میں خفیف طور سے آگے بڑھائی۔ لیس و ایپرہ کے حوالی میں غنیم کے توپخانہ کی معقول آتشباری ہوتی رہی

میوز کے کناروں پر توپخانہ کی سرگرمی لندن ۳۱۔ اگست۔ شب گذشتہ کی فرانسیسی سرکاری اطلاع دریائے میوز کے دونوں کناروں پر توپخانہ کے سرگرم کار رہنے کی خبر دیتی ہے۔

ناکام جرمن تاخت - لندن ۳۱۔ اگست ایک انگریزی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ موسم غیر معین ہے غنیم نے آرمنیٹرین نوریل کے شمال کی طرف ہمارے مواقع پر بھاری شل باری کی۔ غنیم نے آج صبح ہماری لاین پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی، مگر ناکام رہا۔

دشمن کے سخت جوابی حملے مسترد کر دیئے گئے - لندن ۳۰۔ اگست۔ ایک اطالوی سرکاری کمیونیک مظہر ہے کہ بین سزا کی سطح مرتفع پر گورینیا کے مغرب میں دشمنوں نے ہمارے استحکامات پر پھر سے قبضہ کرنے کے لئے سخت جوابی حملے کئے لیکن ہم نے انہیں بھگا دیا۔ ہم اپنے مقامات پر قابض ہیں اور بعض نقاط پر ترقی بھی کی ہے۔ ہم نے ۱۶۵ قیدی بھی گرفتار کئے ویاکو اور وسوالیٹی کے مابین دشمن کا حملہ ناکام رہا وادی ٹراونا میں ہم نے دشمنوں کے تابڑ توڑ حملے مسترد کئے۔

ایک اطالوی شاعر مجروح ہوا - روم - ۲۹ - اگست مشہور اطالوی شاعر جبرائیل انزو جو پہلے ایک ہوائی معرکہ میں ایک آنکھ سے معذور ہو گیا تھا۔ اب دوبارہ ایک معرکہ میں سخت مجروح ہوا ہے۔ اس کے آلہ پرواز میں ۱۲۷ سوراخ ہو گئے جس سے وہ بالکل بیکار ہو گیا

گلیشیا سے اطالوی محاذ پر فوجیں جارہی ہیں لاہور ۲۳۔ (سول ملٹری گزٹ کا خاص تار) ایکسچینج کمپنی کا وقایع نگار رقمطراز ہے کہ قبل اس کے کہ اطالویوں کی حملہ آوری شروع ہو آسٹرین آلات ہوائی نے اطالوی فوج میں پمفلٹ گرائے تھے جن میں یہ یقین دلایا گیا تھا کہ صلح اب بہت قریب ہے۔ اور یہ آرزو ظاہر کی گئی تھی کہ اب لڑائی نہ کرنا چاہیے آسٹرین کے متعلق یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ وہ نہایت سرعت سے روسی محاذ سے فوجیں ہٹا کر اطالوی محاذ پر لارہے ہیں

جرمنی نو برس سے جنگ کی تدبیر میں تھا - لندن ۳۰ - اگست۔ پیٹروگراڈ کا ایک تار مظہر ہے کہ جنرل سکولیناف کے مقدمہ میں جنرل میکلسن نے جو ۱۸۹۶ء سے ۱۹۱۱ء تک برلن میں فوجی اٹاچی رہ چکے ہیں۔ اپنی شہادت میں بیان کیا کہ وزارت جنگ کو اس کی اطلاع تھی کہ ۱۹۰۸ء میں جرمنی اعلان جنگ پر غور کر رہا تھا۔ اور ۱۹۱۳ء میں بھی یہی معاملہ درپیش تھا۔ پریسیڈنٹ نے سوال کیا کہ جرمنی کن سلطنتوں سے لڑنا چاہتا تھا؟ اس کا جواب دروازہ بند کر کے دیا گیا۔

پیٹروگراڈ میں پھر آگ لگ گئی - لندن ۳۰ - اگست پیٹروگراڈ کا ایک تار مظہر ہے کہ اوختا کے مضافات میں ایک بڑے کارخانہ میں پھر آگ لگ گئی نقصان کا تخمینہ کئی کروڑ روبل کیا جاتا ہے۔ شبہ ہے کہ قصداً آگ لگائی گئی۔

نظم

کیوں ہر اُمت نہ ہو پھر خیر امم کے نیچے
کہ یہ ہے سایۂ افضال و کرم کے نیچے

تو ہی مہدی ہے تو ہی ای مری مرشد ہی مسیح
سایۂ لطف شہنشاہِ امم کے نیچے

اللہ اللہ یہ رفعت۔ یہ ترقی یہ عروج
جو بلندی ہے وہ ہی تیرے قدم کے نیچے

بخدا احمد مرسل ہے حقیقت میں نبی
میں نہ انکار کروں تیغ دودم کے نیچے

بخت بیدار مجھے ارض حرم میں لایا
جان نکلے مری دیوار حرم کے نیچے

میں کہاں اور کہاں محفل محمود شہاب
مجھکو ملجائے جگہ اس کے خدم کے نیچے

(شہاب مالیر کوٹلوی نائب مدیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ۴ ستمبر ۱۹۱۷ء

کوئی نبی کیوں نہ آئے؟

(۲)

غرض آج وہ زمانہ ہے۔ کہ اس میں گذشتہ زمانہ کی تمام ابتلاءیں اور تمام بُرے لوگوں کے نمونہ اس میں موجود ہیں۔ پہلے سے تھوڑے نہیں بلکہ ہر ایک جنس بافراط ہے۔ ملائکہ کا انکار ہے قیامت کا انکار ہے۔ دعا کا انکار ہے انبیاء کا انکار ہے۔ اور تو اور خدا سے بھی انکار ہے۔ غرض کوئی قسم انکار کی نہیں چھوڑی گئی۔ تو کیا آج بھی ضرورت نہ تھی کہ کوئی شخص آتا اور ان ...... تمام امراض کا دفعیہ کرتا۔ اور تمام مریضوں کا .... علاج کرتا۔ اور بھٹکے ہوؤں کو سیدھا رستہ دکھاتا۔ اگر باوجود پہلے بدیوں کی کمی اور امراض کی قلت کے انبیاء مبعوث ہوا کرتے تھے تو آج کونسی وجہ پیدا ہو گئی کہ بدیاں بھی بکثرت ہیں۔ برائیاں بھی بہت موجود ہیں۔ بُرے بھی ہیں اور کثرت سے ہیں۔ آج کیوں خداوند کریم ایک بھی نبی مبعوث نہیں کرتا؟ پھر میں انکار کرنے والوں۔ نبی کی آمد کا حال سن کر تیور بدل کر تکذیب پر اتر آنے والوں سے پوچھتا ہوں کہ پہلے لوگوں میں کیا خصوصیت تھی۔ انھوں نے کیا خدا کی خدمتیں کی تھیں۔ خدا کو ان کی کونسی ادا پسند تھی کہ ان میں نبی آئے جنہوں نے ان کو خدا کی راہیں بتائیں۔ اور آج کے لوگوں کی کیا بدقسمتی ہے۔ ان سے کیا قصور سرزد ہوا ہے کہ ان کو کوئی معلم نبی اللہ نہیں دیا جاتا۔

کیا وہ خدا جو رحمٰن ہے پہلے اپنی صفت رحمانیت سے کام لیکر بندوں کے روحانی امراض کے معالج انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا کرتا تھا آج اس کی صفت رحمانیت جبکہ وہی امراض اشتداد پر ہیں۔ کیوں اپنا کام نہ کرے۔ اور کیوں اس کے حاسد اس فضل کو دیکھ کر ناک بھوں نہ چڑھائیں۔

اگر کوئی کہے کہ چونکہ نبی کریم آ چکے ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ سو یہ محض وہم ہے۔ کیونکہ اگر اس بات کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو پھر وہ کونسی دلیل ہے کہ ہم غیر مذاہب کے لوگوں کو جھٹلا سکیں گے۔ جبکہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے رشیوں منیوں۔ پیغمبروں۔ رسولوں کے بعد بھی کسی نبی کی ضرورت نہیں رہی۔ جب باوجود ان کے اس قسم کے خیال کے خداوند کریم نے ان کے خیالات کا پابند ہو کر ہمیشہ انبیاء کو مبعوث فرمایا تو اب خدا کیسے ان لوگوں کے خیالات کا پابند ہو کر کسی نبی کے مبعوث فرمانے سے رک سکتا ہے۔

اگر پہلے خدا کی صفت رحمانیت ہی کے ماتحت انبیاء مبعوث ہوا کرتے تھے اور لوگوں کی بدتر حالت صورت سوال بن کر متقاضی ہوا کرتی تھی کہ کوئی نبی آتے۔ لوگوں کی بداعمالی روحانی موت۔ اور انکی حقوق اللہ اور حقوق العباد سے بیگانہ روشی اللہ تعالیٰ کے رحم اور کرم کو جوش میں لایا کرتی تھی تو اب میں تم سے پوچھتا ہوں اور فیصلہ تمہیں پر چھوڑتا ہوں کہ کیا اب نعوذ باللہ خدا کی صفت رحمانیت معطل ہو گئی کہ اب باوجود ہر قسم کے طوفان بے تمیزی اور فقدان روحانیت اور معرفت اللہ سے بیگانگی کے کیوں اس سبوح و قدوس رحمان رحیم۔ اللہ۔ رب العالمین کا رحم جوش میں نہیں آتا۔ اور کوئی نبی مبعوث نہیں فرماتا۔

خدا کے لئے قرآن کی آواز پر کان دھرو اور سنو آواز آ رہی ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا زمانہ ہے۔ حضور فداہ ابی و امی دین قیم کی تبلیغ اور نشر میں مصروف ہیں سرزمین عرب میں ایک طوفان ضلالت برپا ہے۔ شرک کی آندھیاں۔ اور بدچلنی کے جھکڑ چل رہے ہیں حقوق اللہ سے بے خبری ہے حقوق العباد کو پامال کیا جا رہا ہے ایسے پر آشوب اور پرفتن زمانہ میں جبکہ عرب کی قومی کشتی ورطہ ہلاکت میں پڑ کر غرقابی کے قریب تر ہوئی جا رہی ہے۔ سرزمین عرب میں نوح ثانی صلی اللہ علیہ وسلم۔ نوح کی زبان اپنے دہان مبارک میں رکھ کر اپنی بدقسمت قوم کو کہہ رہے ہیں واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔ خدا نے مجھ کو اس طوفان میں حبل اللہ بنا کر بھیجا ہے۔ تم مجھ سے تعلق پکڑ لو کہ اس ہلاکت سے نجات پا جاؤ۔ لیکن نشہ کبر و غرور کی متوالی اور انانیت سے مدہوش قوم کب اس ناصحانہ آواز۔ ان ہمدردانہ نقطوں پر کان دھرنے والی تھی۔ وہ سمجھتی تھی کہ یہ ایک اکیلا محمد ہم جبل صفت لوگوں کا کیا بگاڑ لیگا۔ وہ اپنی جتھو پر مغرور اور اپنی حالت کے (جو حقیقت میں زبون تھی) شیدا تھے۔ بجائے اس کے کہ اس حبل اللہ کو تعلق پکڑتے۔ انھوں نے اپنے قومی پہاڑوں کی چوٹیوں کو دیکھا اور کہہ دیا ساٰوی الی جبل یعصمنی من الماء مگر نوح وقت نے ان کو ان کی غلطی پر آگاہ کیا لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم

تو کیا آج وہی بلائیں۔ وہی سیلاب وہی طوفان دنیا پر نہیں چھائے ہوئے۔ میں یقین نہیں کر سکتا کہ آپ انکار کر دیں گے؟ تو جب یہ حقیقت ہے تو پھر کیا کسی نوح کی ضرورت نہیں تھی؟ جو اپنی گمراہ قوم اور ایسی مریض قوم کو جو بیمار ہے مگر پسند نہیں کرتی کہ اس کو بیمار کہا جائے۔ دم توڑ رہی ہے لیکن طبیب کی تشخیص کو غلط اور ہذیان بتا رہی ہے جان توڑ رہی ہے مگر طبیب سے استغنا ظاہر کرتی ہے۔ سیلاب زور دل پر ہے آبادیاں ویران۔ انکی عمارات کھنڈر ہوئی جا رہی ہیں مگر وہ بے خبر ہے وہ

والنہ ہیچ کشتی نو تم زکر دگار

بے دولت آنکہ دور بجاز ز لنگرم

لیکن اس آواز سے منہ پھیر لینے پر اور قوم کی طرح کے مایوسی کی حالت میں کہ اب اس کا نجات پانا مشکل ہے کہنا:۔

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے

حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

پس جب اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آج دنیا کی حالت بلحاظ تقویٰ و طہارت تیرہ صدیاں پیشتر کی حالت سے کچھ بھی اچھی نہیں تو آج کیوں کہا جاتا ہے کہ کوئی نبی نہیں آ سکتا؟

علماء دیوبند کی کمزوری

ہمارے ایک بھائی الطاف حسین صاحب ساکن انجی۔ جن کو مدرسہ دیوبند میں داخل نہ کرنے کی خبر ہم الفضل نمبر ۸ میں لکھ چکے ہیں۔ انہی کے متعلق ایک یہ واقعہ بھی ہے کہ علماء دیوبند نے ان کو مدرسہ عربیہ میں لینے سے اس بنا پر انکار کر دیا کہ ان کو خطرہ تھا کہ اس طالب علم کا دوسرے طلباء پر اثر پڑ جائے گا۔ ہم کہتے ہیں کہ اس سے بڑھ کر علماء دیوبند کی اور کیا کمزوری ہوگی۔ کہ وہ ایک طالبعلم

جو کوئی عالم بھی نہیں۔ اس لئے ڈرتے ہیں کہ اس کا اثر ان کے زیر تعلیم دیگر طلباء پر پڑے گا۔ کیا یہی حقانیت اسلام اور جذب محمدیت (صلی اللہ علیہ وسلم) ان لوگوں میں باقی رہ گیا ہے کہ وہ یہ تڑپ رکھتے اور طاقت نہیں پاتے کہ وہ اس طالب علم کو اپنے اندر جذب کر لیں گے۔ بلکہ ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ طالب علم ہی ان کے طلباء کو اپنے رنگ میں نہ رنگ لے۔ ایسے علماء کے اندازہ سے کیا امید ہو سکتی ہے کہ غیر مذاہب کے لوگوں کو اپنی طرف لا سکیں گے۔

میں سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں کے غلطی پر ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ یہ ایک احمدی طالب علم کو اپنے طلباء میں اس لئے نہیں رکھتے اور اپنے حلقہ درس میں اس لئے جگہ نہیں دیتے کہ وہ بجائے ان کے اثر کو قبول کرنے کے ان کے طلباء کو اپنے خیالات سے متاثر کر دیگا۔ اور یہی احمدی جماعت کے برسر حق ہونے کی دلیل ہے کہ اس کے طلباء تک سے دوسروں کے علماء خائف ہیں۔ سبحان اللہ حضرت مسیح موعود کی کیا شان ہے

چہ ہیبت ہا بدادند ایں جواں را
کہ ناید کس بمیدان محمد

مچھلی کا نشان اور یہود کی پہچان

اخبار الصباح۔ ۳۰ اگست میں ایک مچھلی کا فوٹو شائع ہوا ہے۔ جس کی دم پر لا الہ الا اللہ اور شان اللہ قدرتی طور پر منقوش ہے۔ ایسا ہی اخبار نئی روشنی میں اس مچھلی کا "نشان کبریائی" کے نیچے ذکر کیا گیا ہے لوگ اس کو بڑا نشان سمجھ کر طرح طرح کی پیشگوئیاں کر رہے ہیں۔ جابجا اس کا چرچا ہو رہا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ لکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جو غیر احمدی بھائی اس بارہ میں میرا ساتھ دیں گے یعنی اس مچھلی کی نسبت جو کچھ میں بیان کروں حق پا کر اس کو مان لیں گے تو میں اپنے ساتھیوں کو ایک ایسے شخص کی ملاقات کی بشارت دیتا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے عالم لدنی عطا کیا ہے۔ اور جس کے پاس تمام انبیاء کو روحانی رنگ میں پہنچنے کا حکم ہوا ہے۔ سو یہ مچھلی تمہاری خوراک اسی واسطے بھیجی گئی تا کہ اللہ تعالیٰ کے اس پیارے بندہ کی زیارت نصیب ہو۔ جس کا مقام مجمع البحرین ہے جہاں بعثت اور متبوعیت کے دونوں دریا مل کر ایک ہو جاتے ہیں (دیکھو مکتوبات امام ربانی ۳۰۰ھ) جو اپنی پیدائش کی رو سے دو صدیوں میں اور دو خاندانوں سے اشتراک رکھتا ہے۔ اور جس کے دو نام ہیں۔ امتی اور نبی (دیکھو براہین صفحہ ۵۰۸) موسیٰ علیہ السلام کی مچھلی اور اس مچھلی میں یہ فرق ہے کہ اس کو صرف دو آدمیوں نے دیکھا اور آخر وہ پانی میں غائب ہو گئی لیکن ہماری مچھلی پانی سے نکلکر تمام دنیا حتیٰ کہ دیہات میں بھی چھوٹے چھوٹے بچوں کو اپنا معجزہ دکھا رہی ہے جس سے ایک دانا آدمی اس شخص کی فضیلت اور بندگی کا اندازہ لگا سکتا ہے جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اس مچھلی کو ظاہر فرمایا۔ تفسیروں میں لکھا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا مانگی اللّٰھم ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء تو اللہ تعالیٰ نے سرخ دسترخوان اتارا جس میں ایک بھونی ہوئی مچھلی تھی جس کے سر کے پاس نمک اور دم کے پاس سرکہ رکھا ہوا تھا۔ وقال البیضاوی وروی انھا نزلت سفرۃ حمراء بین غمامتین وھم ینظرون الیھا سقطت بین ایدیھم فبکی عیسیٰ علیہ السلام...... ثم کشف منذیل وقال بسم اللہ خیر الرازقین فاذا سمکتہ مشویۃ...... عند راسھا ملح وعند ذنبھا خل (کمالین) معلوم ہوتا ہے کہ سفرہ حمراء کو دیکھ کر حضرت عیسیٰ نے سمجھ لیا کہ جب قوم ناشکری کی وجہ سے خونی عذاب میں مبتلا ہو گی اس لئے آپ امت کی مصیبت اور دکھ پر نظر کر کے رو پڑے۔ آج محمدی مسیح پر بھی منعم حقیقی نے ایک مچھلی اتاری ہے لیکن اس مچھلی اور ہماری مچھلی میں یہ فرق ہے کہ وہ بھونی ہوئی تھی اور اس کے سر و دم کے پاس نمک و سرکہ تھا یعنی جسم کے لئے خوراک تھی اور ہماری مچھلی کے دم پر لا الہ الا اللہ ہے یعنی روح کی خوراک ہے۔ گویا یہ آتی شہادت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو سمجھایا کہ اس شرک و کفر کے قحط میں اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو آؤ میرے مسیح کے دسترخوان پر حاضر ہو کر لا الہ الا اللہ کو اپنی قوت بناؤ۔ میں اپنے غیر احمدی بھائیوں کو اس موقع پر ایک روایت لا الہ الا اللہ کے متعلق سناتا ہوں یہی وہ غذا ہے جس سے مسیح موعود کے ساتھی آخری زمانہ کی قحط سالی میں زندہ رہیں گے۔ ابن ماجہ میں ہے ندتبقی ذات ظلف الا ھلکت الا ما شاء اللہ قیل فما یعیش الناس فی ذالک الزمان قال التھلیل والتکبیر والتسبیح والتحمید ویجری ذالک علیھم مجری الطعام۔ یعنی مظہر ابلیس کی قحط سالی میں کوئی گائے بکری (مویشی) زندہ نہ رہیگی مگر جو اللہ چاہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر اس زمانہ میں کس چیز سے زندہ رہیں گے۔ فرمایا ان کی قوت لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ اور الحمد للہ ہو گی۔ حجج الکرامہ صفحہ ۳۵۱ میں ہے کہ مسیح موعود صبح کی قوت وا ز دیگا۔ لوگ شکر کرینگے۔ "و اس کلام مرد سیر شکم است..... وگوید ای عشر مسلمانان حمد کنید پروردگار خود و تسبیح او گوید یعنی ایں حمد و تسبیح قوت ایشاں باشد" الیضاً صفحہ ۳۵۱ "وقوت مومن دراں زمان تہلیل و تسبیح و تحمید باشد" پس مچھلی کیا ہی عاشقان توحید کیلئے نعمت بے بہا ہے اور مسیح موعود کے ماننے والوں اہل الجنۃ کی غذا۔ بخاری میں انس سے روایت ہے قال بلغ عبد اللہ بن سلام مقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فاتاہ فقال انی سائلک عن ثلٰث لا یعلمھن الا نبی ما اول اشراط الساعۃ وما اول طعام یاکلہ اھل الجنۃ ومن ای شئ ینزع الولد الی ابیہ ..... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبرنی بھن انفا جبرئیل علیہ السلام قال فقال عبد اللہ ذاک عدو الیھود من الملائکۃ فقال رسول اللہ صلعم اما اول اشراط الساعۃ فنار تحشر الناس من المشرق الی المغرب اما اول الطعام یاکلہ اھل الجنۃ فزیادۃ کبد حوت اس حدیث میں جس آگ کی پیشگوئی فرمائی کہ وہ مشرق سے لوگوں کو اٹھا کر غرب کی طرف لیجائیگی آج وہ آگ ہمارے زمانہ میں پیشگوئی کے مطابق ظاہر ہو چکی ہے۔ ہر ملک میں اس کے شعلے پہنچ گئے۔ اس کے ساتھ جو آنجناب نے مچھلی کا ذکر فرمایا کہ وہ بہشتیوں کی خوراک ہو گی۔ سو یہ پیشگوئی بھی پوری ہو گئی بہشتی وہی ہیں جن کی طرف مولیٰ کریم نے اس مچھلی کو بھیجا یعنی مسیح موعود کی جماعت جس نے لا الہ الا اللہ کی اعتقاد اور علاوہ قدر کی جس کی نظیر کسی دوسرے فرقہ میں نہیں پائی جاتی۔ میں عویٰ کر کہتا ہوں حقیقی توحید کی دولت سوائے احمدیوں کے کسی کے پاس نہیں۔ کوئی نہیں جو اس غذا سے سیر ہو۔ مسیح موعود کو سیر شکم کہتے ہیں یہی راز تھا اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مسیح موعود کے طفیل ہم نے عالم آخرۃ کو اسی دنیا میں دیکھ لیا۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی۔ ملائکہ، انبیاء، دوزخ اور اس کے عذاب، بہشت اور اسکی نعمتیں سب ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اذا الجحیم سعرت واذا الجنۃ ازلفت آگ وغیرہ کو نبوت سے خاص تعلق ہے جیسا کہ لا یعلمھن الا نبی سے ظاہر ہے۔ جس طرح عبد اللہ بن سلام نے ان نشانوں سے آنجناب صلعم کی نبوت کی تصدیق کی اور اسلام میں داخل ہو گیا اسی طرح اللہ کے بندے ان سے مسیح موعود کو شناخت کر کے حقیقی اسلام میں داخل ہونگے۔ آگ بتا رہی ہے کہ اب بھی دنیا میں خدا کا نبی ظاہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

فتنہ سے بچو کیونکہ یہی ہلاکت کی راہ ہے

(از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ)
(فرمودہ ۲۲ اگست ۱۹۱۹ء)

حضرت امام موعود جو تڑپ اس امر کے لئے اپنے دردمند دل میں رکھتے ہیں کہ مسیح نبی اللہ کی جماعت فتن و فسادات کی آماجگاہ نہ بنے وہ اس سے ظاہر ہے کہ حضور نے خطبہ جمعہ بخار۔ نقاہت۔ گلے کی خراش کے باوجود ایک لمبے وقت تک کھڑے رہکر نہایت دردبھرے الفاظ میں بیان فرمایا سننے والوں کی جو حالت ان سچے جذبات کے اظہار کے وقت تھی میں بمجبوری اپنی کوتاہی کا اقرار کرتا ہوں کہ وہ نقشہ الفاظ کے ذریعہ احباب کو نہیں دکھا سکتا۔ لیکن جیسا کہ حضرت اقدس نے فرمایا ہماری جماعت کو سخت ضرورت ہے کہ وہ پہلے لوگوں کے تلخ اور عبرتناک تجربات سے فائدہ اٹھائے۔ اور یہ ممکن نہیں جب تک تاریخ کی ورق گردانی نہ کی جائے مگر یہ بجائے خود ایک بڑا کام ہے کس کو فرصت۔ اور اگر فرصت ہے تو ایسا دماغ کہاں۔ جو واقعات کو تلاش اور پھر واقعات سے نتایج اخذ کرے حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے مشکلہ کے سالانہ جلسہ پر دوسری تقریر خاص اسی موضوع پر فرمائی تھی جس کی طرف اس خطبہ میں بھی اشارہ فرمایا ہے جو مدت ہوئی انوار خلافت کے نام سے چھپ چکی ہے۔ اس میں حضرت عثمان کی شہادت کے ذکر کیساتھ اس فتنہ کے اسباب بھی بتلائے ہیں جس سے مسلمان آجتک نجات نہیں پا سکے۔ وہ تقریر ایک تاریخی واقعات کا دلکش انتخاب اور واقعات سے نتائج عبرت انگیز کا ایسا مرقع ہے کہ ہر شخص اس سے سبق عبرت لے سکتا ہے۔ میں افسوس سے کہتا ہوں کہ جماعت نے جیسا کہ چاہیے اس کتاب کی طرف توجہ نہیں کی فتنوں سے بچنے کے لئے وہ ایک مشعل ہے ہماری جماعت کا فرض ہے کہ ہر پڑھا لکھا فرد اس کتاب کو پڑھے دیکھئے میں

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ٭ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖۤ اِخْوَانًا وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ (۳-۹۷-۹۹)

علالت طبع

میری طبیعت چونکہ کچھ دنوں سے بیمار ہے اسلئے میرا ارادہ ہے کہ اس آنے والے ہفتہ میں چند دنوں کے لئے تبدیل آب و ہوا کے لئے باہر چلا جاؤں آج بھی طبیعت صاف نہ تھی حلق کی بیماری جس کے علاج کے لئے دو سال ہوئے لاہور جانا پڑا تھا پھر شروع ہو گئی ہے تھوڑا سا بولنے میں بھی درد ہونے لگتا ہے تپ بھی ہو جاتا ہے کمزوری ایسی ہو گئی ہے کہ یہانتک چلکر آیا ہوں تپ ہو گیا ہے۔

لیکن خدا نے انسان کو کچھ قواعد کے ماتحت بنایا ہے جن قواعد کے ماتحت انسان ہو۔ ان قواعد کی پابندی ہر انسان کو ضروری ہے جس کام کے لئے خدا نے مجھکو کھڑا کیا ہے میرے لئے بہرحال ضروری ہے کہ اس کا خیال رکھوں پس میں نے ضروری سمجھا۔ کہ میں آج جمعہ کے دن آپ لوگوں کو کچھ سمجھاؤں اور بیرونی جماعتوں کو یہ باتیں اخبار کے ذریعہ پہنچ جائینگی۔

دنیا میں فتن و فساد کے نمونہ اسقدر ملتے ہیں کہ ان کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں وہ خود متوجہ کرتے ہیں کونسا ملک ہے جہاں فتن و فساد کے نمونے نہیں اور جس کو فتنہ و فساد نے تباہ نہیں کیا وہ کونسا مذہب ہے جس کی ہلاکت کا باعث تفرقہ نہیں ہوا۔ ہر انسان کے لئے خواہ وہ کسی قوم و مذہب یا ملک سے تعلق رکھتا ہو۔ اسکے تلخ نمونہ موجود ہیں یعنے وہ نصیحت پکڑ سکتا ہے مگر باوجود اسکے کہ ہر جگہ نمونہ موجود ہیں ۹۹ فیصدی ایسے انسان ملتے ہیں جو فتنہ و فساد سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے۔

صحابہ کا ایثار

خود مسلمانوں نے بھی اس فتنہ و فساد کے باعث وہ تلخ جام پیا۔ کہ ایک درد رکھنے والا ان واقعات کو پڑھکر برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ آنسوؤں کو تھام سکے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر قائم ہونے والی جماعت جس نے ایثار کے ایسے نمونہ دکھائے کہ کوئی

کیا دکھا سکیگا۔ جنہوں نے تمام چیزوں کو لات ماردی۔ مال انہوں نے چھوڑے جانوں کی انہوں نے پروا نہیں کی وطن سے وہ نکل گئے رسم و رواج کو انہوں نے مٹا دیا۔ اپنے خیالات اور جذبات کو انہوں نے ترک کر دیا۔ ہر ایک وہ چیز جو ان کو پسند تھی اسکو خدا کی راہ میں قربان کر دیا درمیان میں انہیں کوئی بات نہ رہنے دی گویا وہ مٹ گئے۔ خدا ہی خدا باقی رہ گیا خدا موجود تھا ان کا کچھ باقی نہیں رہا تھا یہی توحید ہے۔ اور یہی توحید پیدا کیا جاتا

عملی توحید

منہ سے تو عیسائی بھی کہتے ہیں کہ ہم توحید پرست ہیں۔ عیسائی مسلمانوں کو الزام دیتے ہیں کہ مسلمان مشرک ہیں اپنے ملک میں یہ لوگ مسلمانوں کے خلاف جب لوگوں کو نفرت دلاتے ہیں تو یہ بھی کہتے ہیں کہ مسلمان مشرک ہیں حالانکہ تثلیث کو پوجنے والے عیسائی خود ہیں۔ اور منہ سے تو وہ قوم بھی جو تینتیس کروڑ دیوتا پوجنے والی قوم ہے یہی کہتی ہے کہ ہماری قوم موحد ہے اور شرک بری چیز ہے زرتشتی سمندر کے پاس جاکر اسکو سجدہ کرینگے آگ کو سجدہ کرتے سورج سے دعائیں مانگتے ہیں۔ لیکن ان کے دستور جس وقت ممبر پر کھڑے ہونگے یہی کہینگے کہ شرک بری چیز ہے اور خدا صرف ایک ہی ہے۔

پس حقیقت میں خدا کا ایک ماننا کیا ہے کہ درمیان سے اپنے آپکو مٹا ڈالے عملی توحید ہی اصلی چیز ہے۔ انسان کا نفس اسکو خدا کی راہ سے نہ روک سکے۔ مال اس کو خدا کی طرف سے نہ ہٹا سکے۔ رشتہ دار خیالات و جذبات۔ دولت و جائداد۔ غرض کوئی بھی عزیز چیز ایسی نہ ہو جو اس کے لئے خدا کے رستہ میں روک ہو پردہ پھٹ جائے دوئی مٹ جائے ایک خدا ہی خدا رہ جائے۔

غور کرو مسلمان وہ لوگ تھے جو رسول کریم کے ہاتھ پر اسلام لائے انہوں نے اپنے آپکو اس راہ میں مٹا ڈالا انہوں نے تمام عقلی و نقلی دلائل حقانیت اسلام سے گزر کر عملاً ثابت کیا کہ خدا ایک ہے نہ نفس انپر غالب آسکا نہ جذبات ان کے لئے ٹھوکر کا موجب بن سکے کوئی روک ان کے درمیان حائل نہ رہی۔

فتن کے بعد صحابہ کا حال

لیکن ایسی توحید پرست قوم جس نے زلزلوں اور مصیبتوں سے گزر کر عمل سے ثابت کیا کہ خدا ایک ہے

جب انہیں فتنے پڑے بھائی نے بھائی کو قتل کیا بیٹے نے باپ کو شریروں نے فتنے ڈلوایا وہ امتیاز جو رسول کریم کے باعث قائم ہوا تھا مٹ گیا۔ ہم جو ان کا ادب کرتے ہیں صرف اسلئے کہ انکی جنگ بھی توحید کی خاطر تھی اور بہر اخلاص تھی لیکن اسمیں شک نہیں کہ شریر لوگوں نے اس وحدت کو مٹا دیا علی کا لشکر معاویہ کے مقابلہ میں آگیا اور حضرت عائشہ طلحہ و زبیر علی کے مقابلہ میں آگئے۔ غرض ہر رنگ میں دشمن اتفاق و اتحاد نے اتفاق کو توڑ دیا تھا۔ وہ ترقی جو مسلمانوں کو ہو رہی تھی رک گئی مگر اس فتنہ میں بھی صحابہ نے ہمت نہیں چھوڑی اپنے کام میں لگے رہے انہوں نے تشدد سے اس تفرقہ میں بہر حال حفاظت اسلام کے لئے کوشش کی بنو امیہ نے تشدد سے کام لیا۔ اگرچہ وہ اسلام کے خلاف تھا مگر اسلام کو بچا نیز الاضرور تھا ان کو چاہیئے تھا۔ کہ لوگوں کو اسلام کی طرف بلانے کے لئے دعا تقرر کرتے اور مبلغوں کے ذریعہ اتحاد پیدا کرتے۔

بنو امیہ کے بادشاہ

بیشک کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ جابر و ظالم تھے مگر ان لوگو نمیں ایسے بھی تھے جو اسلام کے سچے خادم تھے ان میں سے بعض پر بڑے بڑے الزام لگائے گئے ہیں چنانچہ یزید تو متفقہ طور پر بڑا ظالم۔ جابر۔ فاسق انسان تھا لیکن اگر مجموعی طور پر دیکھا جائے تو انہوں نے اسلام کی حفاظت کی ہے جسکا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ان سب کو جو بری نظر سے دیکھا جاتا ہے اسکی وجہ بجز اسکے کچھ نہیں کہ بنو امیہ کے بعد عہد حکومت بنو عباس کا تھا۔ ان سے جس قدر ہو سکا بنو امیہ کے معائب کی تشہیر کی اور ان کو بدنام کیا اور ان کی خوبیوں کو چھپایا جس وقت بنو عباس غالب ہوئے انہوں نے بنو امیہ کا استیصال شروع کر دیا۔ بنو امیہ کے وقت میں صرف مسلمانوں کی ایک حکومت تھی لیکن بنو عباس کے وقت میں مختلف حکومتیں قائم ہو گئیں چنانچہ ہسپانیہ میں جو حکومت تھی وہ بڑی شان و جبروت کی تھی۔

قومی اختلاف کا مذہب پر اثر

غور کرو۔ یہ اختلاف کیا تھا صرف قومی اختلاف تھا بنو عباس اور بنی امیہ کی ذاتی خصوصتیں تھیں معمولی باتوں پر اختلاف شروع ہوا۔ اور مسلمانوں کا اتفاق و اتحاد سب غارت ہو گیا۔ میں نے ۱۵ سالہ[1] کے جلسہ میں بتایا تھا کہ کس طرح حضرت عثمان کے وقت میں معمولی معمولی باتوں نے حضرت عثمان کو شہید اور مسلمانوں کو خانہ جنگی کا شکار کیا بنو امیہ کے خلاف شکایات آتی تھیں حضرت عثمان نے انکو کچھ اہمیت نہ دی۔ اور یہ محض ایک قومی جھگڑا تھا جیسا کہ کبھی ہندوستانی اور پنجابی کا جھگڑا شروع ہو جایا کرتا ہے ہر ایک گروہ اپنی ترقی کا خواہاں تھا۔ پس اس جھگڑے نے جو رنگ اور جو صورت اختیار کی اسکا نتیجہ جو کچھ ہوا میں نے خوب کھول کھول کر بیان کر دیا تھا۔

عرب کی عجم پر فضیلت

عجمی لوگ اپنی بڑائی چاہتے تھے کہ عربوں سے تمام عہدے چھین کر عجمیوں کو دیدیئے جائیں بھلا یہ کیسے ہو سکتا تھا عرب وہ لوگ تھے جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی تھی اس وجہ سے وہ بادشاہ ہوئے تھے ابتداء میں ان کا عمل دخل ضروری تھا، لوگوں کو چاہیئے تھا کہ ان سے پہلے اسلام سیکھتے چنانچہ تمام لوگ ان عہدوں پر عرب ہی ہوئے تھے قاضی وغیرہ مگر ایرانیوں نے اس بات کو ناپسند کیا چالیں شروع کر دیں بعض نے حضرت علیؓ کی اولاد کی طرفداری شروع کی بعض بنو عباس کی طرف ہو گئے کہ یہ لوگ حضرت عبداللہ بن عباس عم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے تھے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس کے پوتے محمد بن علی بن عبداللہ نے آہستہ آہستہ ایران میں آدمی بھیجکر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا اگرچہ یہ ایک معمولی بات تھی مگر اسلام کے لئے آئندہ چل کر کیسی خطرناک ثابت ہوئی۔ بنو امیہ کو مٹایا گیا اور پہلی ہی دفعہ دو اسلامی حکومتیں قائم ہو گئیں مسلمان چاہتے تھے کہ ایک ہی ان کا بادشاہ ہو مگر جب بنو عباس نے زور پکڑا تو ہسپانیہ میں بنو امیہ کی ایک شاخ نے علیحدہ حکومت کھڑی کر دی اب بنو فاطمہ نے کہا کہ اگر رسول اللہ کے چچا کی اولاد ہونے کی وجہ سے بنو عباس حکومت کے حقدار ہو سکتے ہیں تو ہم بدرجہ اولیٰ حکومت کے حقدار ہیں۔ چنانچہ فاطمیوں نے اپنی الگ حکومت مصر میں قائم کر لی۔ گویا اب تین حکومتیں ہو گئیں اتحاد مٹ گیا ایرانی آگے بڑھ گئے۔

سفاح کا ظالمانہ حکم

وہ کتنا بڑا ظالمانہ حکم تھا۔ جو ابو العباس سفاح نے دیا کہ تمام وہ لوگ جو عربی بولنے والے ہیں قتل کر دیئے جائیں۔ اس حکم کی تعمیل میں جس قدر عربی بولنے والے ملے تمام ہلاک کئے گئے بڑے بڑے علماء شہید ہو گئے چھ لاکھ عربی بولنے والا انسان خراسان کے علاقہ میں قتل کیا گیا یہ وہ لوگ تھے جو اس لئے اپنے گھروں کو چھوڑ کر باہر گئے تھے کہ اسلام کی حفاظت کریں اور یہ وہ لوگ تھے جو سپاہی تھے جوان تھے اگرچہ موت سب پر آتی ہے۔ مگر ان لوگوں کے خیال کے مطابق جو اس بات کے قائل ہیں کہ تدبیر سے موت میں کچھ تعویق ہو سکتی ہے وہ لوگ کچھ عرصہ اور جی جاتے مگر دیکھنا یہ ہے کہ اسلام کو اس قتل عام سے کتنا بڑا نقصان پہنچا۔ نتیجہ اس قتل و غارت کا یہ ہوا کہ عربوں نے بالکل قطع تعلق کر لیا۔ عباسیوں کی حکومت سے انہوں نے کچھ واسطہ نہیں رکھا۔ پھر عباسی خلیفوں پر ترک غلاموں نے اتنا غلبہ پایا کہ خلفاء کو ترکی غلام تخت پر سے نیچے کھینچ لیا کرتے تھے۔

شیعہ سنی کا سوال

پھر میں نے سنایا تھا کہ شیعہ سنی سوال نے کتنا فتنہ برپا کیا تھا جس کی صرف یہ وجہ تھی کہ وزیر شیعہ تھا وہ چاہتا تھا کہ سنیوں کو سزا دلوائے۔ ولیعہد سلطنت اس کے اس ارادہ میں مزاحم ہوا۔ پس ہی ایرانی جن کی خاطر عربوں کا استیصال کیا گیا تھا اب خلفاء کے خلاف ہلاکو خاں کو چڑھا لائے۔ ۱۸ لاکھ زن و مرد و بوڑھا بچہ بغداد میں قتل ہوا۔ خدا نے سزا دلوائی کہ تم نے چھ لاکھ قتل کرایا۔ اب تمہارے ۱۸ لاکھ قتل ہوتے ہیں پھر اسی پر بس نہیں بلکہ عباسیوں کے خاندان کی ایک ہزار عورت سے زبردستی زنا کیا کہ آئندہ کوئی ان کی نسل سے ایسا آدمی اٹھ کھڑا ہو جو دعوٰی خلافت کرے۔ اس کے علاوہ اور تباہی ایسی آئی۔ جس کی کوئی حد نہیں

فتنہ کے بعد دول اسلامی کا حال

یا تو مسلمانوں کا اتفاق و اتحاد زبان زد خواص و عوام تھا اور ان کے اتحاد کا ایک رعب تھا لیکن ان واقعات کے بعد جب آپس میں خوب اچھی طرح پھوٹ پڑ گئی۔ یورپ کے لوگوں نے گیارہویں۔ بارہویں۔ تیرہویں صدی میں جو حملہ اسلام

[1] یہ تقریر یا دو تقاریر کے انوار خلافت کے نام سے نہایت اعلیٰ چھپ چکی ہے۔ ۱۲ قیمت پر منیجر الفضل قادیان سے مل سکتی ہے +

کو پہنچایا۔ وہ کوئی کم درد انگیز نہیں ہے۔ یورپ کے لوگ مسلمانوں پر صلیبی چڑھ آئے تھے کہ مسلمانوں کو مٹا کر شام کا ملک خصوصاً بیت المقدس ان کے قبضہ سے نکال لیں۔ اسوقت مسلمانوں کو اپنے مسلمان بھائیوں سے کیا دکھ پہنچی؟ وہ یہ تھی کہ فرقہ باطنیہ کے بادشاہ نے عیسائیوں کو لکھ بھیجا کہ آپ کو جسقدر مدد درکار ہوگی میں مسلمانوں کے خلاف بہم پہنچاؤنگا۔ وہ ایسی ظالمانہ جنگیں تھیں کہ عیسائی مولفین تک ان کو ظالمانہ جنگیں کہتے ہیں ان میں عیسائیوں نے مسلمانوں کے بوڑھوں بچوں عورتوں تک کو قتل کر ڈالا تھا۔ چنانچہ اس مسلمان بادشاہ نے فرانس کے عیسائی بادشاہ فلپ کو اپنے ہاں بلوایا جس مکان میں اس سے ملاقات کی اسکی اوپر کی منزل میں کھڑکیاں تھیں ان میں دو دو پہرہ دار کھڑے تھے فلپ کو اپنا رعب اور اپنی مدد کی اہمیت دکھانے کیلئے کہا کہ یہ میرے پہرہ دار ہیں۔ میں دکھاؤں کہ یہ کیسے فرمانبردار ہیں ہاتھ سے دو کی طرف اشارہ کیا وہ دونوں اوپر کی منزلوں سے زمین پر گرے اور گرتے ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور جب ان کا یہ انجام ہو چکا دو اور کو اشارہ کیا وہ بھی اسی طرح گر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اسی باطنیہ فرقہ کے ایک فدائی نے ان صلیبی جنگوں میں یہ کام کیا کہ صلاح الدین جو نہایت نیک اور بہادر مسلمان بادشاہ تھا اور اکیلا تمام یورپ کے مقابلہ میں مدافعت کر رہا تھا۔ عین اسوقت میں جبکہ وہ نماز پڑھ رہا تھا اسپر حملہ کیا۔ خدا کی قدرت کہ حملہ کرنے والا ٹھوکر کھا کر صلاح الدین کے آگے جا گرا۔ اور تلوار ہاتھ سے گر گئی سلطان نے تلوار اٹھا کر اس کو قتل کیا۔ اسی طرح اس فرقہ باطنیہ کے فدائیوں نے دو تین دفعہ بعض خطرناک موقعوں پر اس پر حملہ کیا۔ مگر خدا نے اسکی حفاظت کی اور ان کے شر سے محفوظ رکھا۔

فتنہ کا نتیجہ

غرض اس فتنہ اس شقاق کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک گھر بھی ایسا نہ رہا۔ جو مل کر بیٹھ سکے کوئی صوفی مسلمانوں کو جمع نہ کر سکا کوئی عالم جمع نہ کر سکا۔ جس قدر انہوں نے مسلمانوں کے جمع کرنے کی کوشش کی اسی قدر خلاف ثابت ہوئی کسی نے کہا ہے ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

جتنی کوشش کی گئی اسی قدر نفاق بڑھا اور فتنہ نے ترقی کی۔ آج مسلمانوں سے بڑھکر کوئی ذلیل قوم نہیں۔ کیا وہ وقت تھا کہ مسلمانوں سے بڑھکر کوئی معزز قوم نہ تھی۔

سو یہ مسلمانوں کا حال ہوا کہ انکا کوئی وقار قائم نہ رہا کس طرح نہ رہا اسی طرح کہ ان کو اتفاق و اتحاد کے باعث یہ سب عزت ملی لیکن جب معمولی معمولی باتوں پر کہیں عہدہ کیوجہ سے کہیں کسی اور وجہ سے آپس میں جنگیں چھڑ گئیں۔ بنو عباس کی بنی امیہ سے نہیں بنتی تھی۔ بنی فاطمہ کا بنو عباس سے نبھاؤ نہیں ہوتا تھا۔ آپس میں لشکر کشیاں ہو کر اسلام کے لئے کتنا خطرناک نتیجہ برآمد ہوا وحدت گئی رعب گیا زور ٹوٹ گیا۔ یہ اتفاق و اتحاد خدا کا فضل ہوتا ہے مجددین، صوفیا مولویوں وغیرہ نے ہزار کوشش کی مگر وہ بات پیدا نہ کر سکے جو آنحضرت صلعم کی صحبت پاک نے مسلمانوں میں پیدا کر دی تھی۔

پہلوں کے انجام سے عبرت

تیرہ سو برس میں یہ بات حاصل نہیں ہوئی مگر اب خدا ہی کے فضل سے ایک نبی کی معرفت ایک جماعت قائم ہوئی ہے پہلوں کے تلخ تجربہ سے فائدہ اٹھاؤ۔ تمہارے ہاں فتنہ بھی پیدا ہونگے شریر بھی ہونگے فتنہ پیدا کرینگے۔ ان سے بچنے کے لئے ابھی سے کوشش کرو اور اگر ابھی سے ہر قسم کے فتنوں اور فسادوں سے بچنے کی کوشش نہیں کروگے اور ان باتوں سے پرہیز نہیں کروگے جو ابتداءً اگرچہ معمولی نظر آتی ہیں مگر حقیقت میں انہی سے بڑے بڑے خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ مرض کی ابتدا ہو۔ یا مرض کا خطرہ ہو۔ اسی وقت اسکا علاج زیادہ سودمند ہوتا ہے لیکن جب مرض ترقی کر جائے پھر علاج مشکل اور اکثر اوقات ناممکن ہو جایا کرتا ہے غافل انسان بات کرتا ہوا نہیں سوچتا مگر اسکی بات خطرناک نتائج پیدا کر سکتی ہے خوب یاد رکھو کہ ہمیشہ فتنہ چھوٹی باتوں سے ہی ترقی کیا کرتا ہے

تقویٰ اللہ ہمیشہ ملحوظ رہے

فرمایا یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ۔ اے مسلمانو! جب ہم اتفاق و اتحاد پیدا کر دیں پھر تم اسکو توڑنے سے پرہیز کرو۔ خدا نے قرآن اور نبی اور ان کے خلفاء کے ذریعہ اتفاق پیدا کیا ہے اس کے توڑنے والے کو ڈرنا چاہئے کیونکہ جو بات انسان خود پیدا کرتا ہے اسکو دوبارہ بنا سکتا ہے۔ لیکن جو بات انسان کے اختیار میں نہ ہو۔ اسکا ضائع کرنا عقلمندی نہیں۔ کوئی شخص نہیں جو اپنی آنکھ پھوڑ لے۔ اور کوئی نہیں جو اپنے کان اور اپنی ناک کو کاٹ ڈالے کیوں نہیں اسلئے کہ انسان کو ان چیزوں کے بنانے پر دسترس نہیں۔

اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخواناً۔ یاد کرو کہ ایک وقت تھا کہ تم آپس میں دشمن تھے خدا نے تم میں صلح پیدا کر دی۔ اب اگر تم اس خدا کی پیدا کی ہوئی صلح کو توڑ ڈالو گے تو پھر اسکو جوڑ نہیں سکوگے۔

پس میں **احمدی جماعت کو نصیحت** کرتا ہوں کہ وہ پہلوں کے حالات سے نصیحت پکڑیں پہلے مفسد ہوئے تو اب بھی ہوں گے اور یاد رکھو کہ فتنہ ہمیشہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے ہی پیدا ہوا کرتا ہے نتیجہ میں پہلوں کے حالات کو سامنے رکھ لو اگر فتنہ کی راہوں سے بچنے کی کوشش نہیں کروگے تو خوب یاد رکھو کہ ان لوگوں کا نتیجہ کیا ہوا تھا۔ جو ان کا انجام ہوا وہی تمہارا ہوگا یعنی جماعت کی تباہی اور ہلاکت ہمیشہ لحاظ رکھو کہ کہیں فتنہ کا موجب نہ بن جاؤ۔ جماعت میں تفرقہ اندازی سے بڑھکر ہلاکت کی راہ کوئی نہیں۔ جو رستہ پہلے خطرناک ثابت ہوا ہو کوئی دانا اس رستہ پر نہیں چلتا۔ کیا کوئی شخص ہے جو گلے پہ چھری پھیر لیتا ہو۔ ہرگز نہیں کیوں نہیں؟ اس لئے کہ جانتا ہے کہ چھری پھیرنے سے گلا کٹ جائیگا کوئی نہیں جو سانپ کے بچہ سے کھیلے کیوں؟ وہ جانتا ہے کہ سانپ ڈنک ماریگا جس سے جان جاتی رہے گی۔ کوئی انسان نہیں دیکھا ہوگا جو جنگلی شیر کے منہ میں دیدہ و دانستہ اپنا ہاتھ ڈالدے کیونکہ جانتا ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ شیر چیر پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا۔

مگر فتنہ کی راہ اس سے بھی زیادہ تجربہ شدہ ہے سانپوں کے ڈسے ہوئے بچ جاتے ہیں۔ شیر کے پھاڑے ہوؤں کا علاج ہو جاتا ہے آگ سے سلامتی ہو جاتی ہے لیکن اگر نہیں سلامتی تو فتنہ کے بعد نہیں کوئی نظیر نہیں بتلائی جا سکتی کہ فتنہ کے بعد کوئی قوم سلامت رہی ہو۔

پھر حیرت ہے باوجود یہ جانتے ہوئے کیسے لوگ فتنہ اندازی سے نہیں ڈرتے مگر حقیقت یہی ہے کہ لوگ نہیں جانتے کہ فتنہ کا نتیجہ کیا ہوتا ہے پس خوب یاد رکھو کہ فتنہ نے کسی قوم کو سلامت نہیں رکھا حتی کہ اسلام کی

جوکہ آخری جماعت ہو اور جو پہلے سے بھی تمام جماعتوں سے برگزیدہ ہے وہ بھی اسکے بدنتائج سے نہ بچ سکی تو پھر ہماری جماعت جو اسلام سے باہر نہیں بلکہ جسکا دعوٰی ہے کہ اگر حقیقی اسلام اسوقت کسی جماعت کے پاس ہو تو وہ خدا کے فضل سے ہماری ہی جماعت ہے کیسے فتنہ کے بدنتائج سے محفوظ رہ سکتی ہے۔

پس میں ہوشیار کرتا ہوں کہ ان تمام بلاؤں اور ہلاکتوں سے بچنے کا صرف ایک ہی گر ہے وہ ہے اتفاق و اتحاد جب تک اتفاق و اتحاد سے رہوگے اور جب تک اسی کوشش میں رہوگے کہ کسی طرح اس راہ کو نہ چھوڑیں کوئی بڑے سے بڑا دشمن بھی کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیگا۔ لیکن اگر یہ باتیں چلی گئیں اختلاف رونما ہوگیا چھوٹے چھوٹے آدمی بھی تم پر غالب آجائینگے۔ ایک وقت تھا کہ جب مسلمان اتفاق و اتحاد رکھتے تھے ان کے سینکڑوں نفر دوں کے لاکھوں پر بھاری ہوتے تھے لیکن جب یہ اتفاق و اتحاد مفقود ہوگیا پھر بھی مسلمان تھے کہ ان کو چھوٹی حکومتوں نے پس پا کردیا اور تباہ کر ڈالا۔

مسلمانان ہسپانیہ مرقع عبرت ہیں

میری حالت رنج سے غیر ہوجاتی ہے جب میں تواریخ میں ہسپانیہ کا حال پڑھتا ہوں وہاں پر کتب کا وہ ذخیرہ تھا اگر وہ آج ہوتا تو ہمیں اسلام کی تائید میں نقلی طور پر بہت مدد ملتی۔ لیکن تفرقہ نے جب اس اسلامی حکومت کو کمزور کردیا تو وہ سلطنت ایسی مٹی کہ جہاں مسلمانوں کی حکومت تھی آج اسجگہ ایک بھی مسلمان نظر نہیں آتا۔ مسلمانوں نے حملہ آوروں سے صرف اتنی اجازت چاہی تھی کہ ہمیں اپنی کتابیں لیجانے دو انہوں نے اجازت دیدی۔ مسلمانوں نے کتابوں کو انتخاب کیا اور کئی جہاز بھر لئے جس وقت روانگی کا وقت آیا۔ ظالموں نے مسلمانوں کے بھرے ہوئے جہازوں کو آگ لگا کر غرق کردیا۔

مسلمانان ہسپین کا یہ نتیجہ کس لئے ہوا صرف اس لئے کہ انھوں نے اتفاق و اتحاد کو مٹا دیا۔ پس میں تم کو

تمام آئندہ احمدی نسل کو نصیحت

نصیحت کرتا ہوں تمہیں کو نہیں بلکہ قیامت تک آنے والوں احمدیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ہمیشہ فتنہ سے بچیں اگر تم اتفاق و اتحاد کے رشتہ کو نہیں چھوڑوگے۔ کامیابی نصرت فتحمندی وظفریابی تمہاری ہمرکاب رہے گی ورنہ ہلاکت درپیش ہے کیونکہ فتنہ و فساد کا علاج کچھ بھی نہیں خدا نے تم پر اپنے فضل سے ایک نورانی کھڑکی کھولی ہے دنیا میں اس نور کو پھیلاؤ کہ خدا کے فضلوں کے وارث بنو۔ فتنہ و فساد کی راہوں سے بچو۔ کیونکہ یہ ہلاکت کی راہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اتفاق و اتحاد پر قائم رکھے فتنہ و فساد سے بچائے اللہ تعالیٰ کا تقوٰی ہماری جماعت کا شعار ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر میدان میں کامیابی دے ہماری جماعت تھوڑی ہے دشمن زیادہ ہیں ہم کمزور ہیں دشمن قوی۔ ہمارا آسرا صرف اس اللہ رب العلمین پر ہے جو رازق ہے ہمارے تعلقات آپس میں نہایت اتفاق و اتحاد کے ہوں۔ فتنہ و فساد سے اللہ تعالیٰ ہمیشہ بچائے۔ آمین

مسافر آگرہ کی غلط بیانی

(رقمزدہ مولوی عبید اللہ صاحب فیروزآبادی)

۲۲ اگست کے مسافر آگرہ میں ظفروال کے مباحثہ کے متعلق جو کچھ مسافر نے دروغ بیانی کی ہے اسے پڑھکر دلکو از حد رنج پہنچا کہ یہ قوم جو بزعم خود مدعی صداقت ہے وہ دنیا میں کیا صداقت پھیلائیگی اور کیا ترقی کریگی کہ اخبار کے تین چار صفحوں کو سیاہ کرنے سے کامیابی ہوسکتی ہے کیا ظفروال کی ہندو اور مسلم پبلک سے یہ واقعات مخفی ہیں۔ بھلا ان غلط بیانیوں کو پڑھکر ان کے دل پر کیا اثر ہوگا۔ اگر آپنے اپنی تحریر سے پبلک کو دھوکہ دے لیا تو کیا خدا کو بھی دھوکہ دے سکتے ہیں چونکہ میرے متعلق بھی بہت سی غلط بیانی کی گئی ہے اسلئے میں مختصراً تمام باتوں کا بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں ایسے ہی مفصل حالات میر قاسم علی صاحب لکھینگے مگر بعض باتیں جو خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ وہ میں لکھے دیتا ہوں پہلے دن تناسخ پر مباحثہ شروع ہوا۔ اسطرف سے مناظر پنڈت دینا ناتھ صاحب جو ایسے مناظروں میں سے شریف الطبع اور سمجھدار مناظر تھے کھڑے کئے گئے اور ہماری طرف سے جناب میر قاسم علی صاحب۔ پہلے دن کے مباحثہ کا رنگ دیکھکر ڈاکٹر لکشمی دت صاحب نے جو کچھ کہا۔ اس سے آپ صحیح طور پر آپ لوگوں کی کامیابی کا اندازہ کرسکتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ چونکہ آج کا مباحثہ بے اصولا پن سے ہوا ہے اس لئے مناسب ہو کہ از سر نو شرائط طے کیجاویں۔ بھلا کوئی ڈاکٹر صاحب سے پوچھے کہ جب پہلے شرائط مقرر کردہ کے مطابق کامیابی کا سہرہ آپکے سر پر باندھا جاچکا تھا۔ تو دوبارہ شرائط کی انجمن میں پڑنے کی کیا ضرورت تھی؟ مجھے یقین کامل ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو وہ بے اصولا پن ہی کے لفظ پر جو ڈانٹ ان کے اپنے ہی مناظر پنڈت دینا ناتھ کی طرف سے ملی تھی غالباً اسے نہیں بھولے ہونگے۔ کیا وہ خفگی کے الفاظ یاد نہیں کہ مباحثہ بالکل باقاعدہ اور شرائط کے مطابق ہوا ہے اور کل بھی مباحثہ بدستور ہی جاری رہیگا پھر آپ کیسے ٹھنڈے اور ہکے سے ہو کر بیٹھ گئے تھے پھر پہلے دن کا یہ کچھ رنگ دیکھکر آپکو یہ کہنے کی کیا ضرورت محسوس ہوئی تھی کہ

"ہمارے کسی مناظر کے لئے ضروری نہیں
کہ دوسرے دن بھی وہی مباحثہ کرے۔
ہم مناظر تبدیل کرینگے آپکو بھی اجازت ہے"

جناب میر صاحب نے جو دو دلیلیں ابطال تناسخ کے لئے پہلے دن کے مباحثہ میں دی تھیں اسکو آپکے مناظر ہلا بھی نہیں سکے (البقیۃ تتلی)

النظر

لباب احمدیت

جناب مکرم ماسٹر احمد حسین صاحب کی ہمت میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے آپ سلسلہ کی تائید میں مفید اور کارآمد لٹریچر کا اضافہ فرماتے رہتے ہیں پچھلے دنوں آپنے قطرات عطر کے نام سے ایک رسالہ تبلیغ احمدیت اور علاج پیغامیت کے متعلق تصنیف فرمایا تھا۔ جسے خدا کے فضل سے بعض باہمت احباب نے بہ تعداد کثیر خرید فرما کر غیر احمدیوں میں تقسیم فرمایا۔ مندرجہ عنوان ٹریکٹ اسی رسالہ قطرات عطر کا دوسرا ایڈیشن ہے مگر اسمیں صرف غیر احمدیوں کو تبلیغ والا حصہ کچھ زیادتی کے ساتھ لیا گیا ہے پیغامیوں کے متعلق مضمون کو الگ کردیا ہے زبان اعلیٰ بیان صاف۔ عام فہم اور موثر دلائل۔ چھپائی۔ لکھائی عمدہ۔ کاغذ سفید اور چکنا ضخامت ۲۸ صفحہ ار قیمت یکمشت خریدار کو ایک روپیہ کے ہنڈرڈ سے ملنے کا پتہ جناب ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی احمدیہ کمیشن ایجنسی قادیان

آنحضرت صلعم کی بعثت عام تھی یا خاص

(از فاضل میر محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل)

محترم سید کا یہ مضمون۔ جو آپ نے بمبئی سے ہمیں بھیجا ہے۔ انشاء اللہ احباب کرام کی معلومات میں مفید اضافہ کا موجب ہوگا۔ ہم ناظرین کی طرف سے جناب میر صاحب کا شکریہ ادا کرتے۔ اور عرض کرتے ہیں کہ بمبئی میں بیٹھ کر جب آپ باوجود تبلیغی کاموں کی کثرت کے الفضل کو اپنے مضامین سے معزز فرما سکتے ہیں تو قادیان میں رہ کر بھی اسے رشحات خامہ سے محروم نہ فرمایا کیجئے۔ (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا تھا اور آپ کی بعثت عام تھی۔ اور کوئی خاص قوم آپ کی نبوت کی مخاطب نہ تھی ایسی واضح ہے کہ سر میں دماغ اور دماغ میں عقل رکھنے والا اگر شریر نہیں تو اس کا انکار نہیں کرسکتا۔ لیکن وکان الانسان اکثر شیء جدلا کے مطابق دنیا میں ہمیں ایسے عقلمندوں سے واسطہ پڑتا ہے جو اس صریح مسئلہ کے منکر ہیں۔ اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلامی رسول کی بعثت تمام دنیا کی طرف نہ تھی بلکہ خاص عرب کی طرف مبعوث ہونے کے آپ مدعی تھے۔ چنانچہ یہاں بمبئی کے میتھوڈسٹ مشن کے پادری ڈاکٹر صاحب بھی ہم سے اس مسئلہ میں آلجھ پڑے۔ اور انجمن ضیاء الاسلام میں ہم سے اس مسئلہ پر مباحثہ کیا۔ ہم نے مختصر طور پر جو دلائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر بعثت کے ان کے مقابلہ میں پیش کئے ان سے پبلک اس نتیجہ تک پہنچ گئی کہ النبی الامی صرف عرب کے لئے نہیں۔ بلکہ تمام دنیا کے لئے رحمت بن کر آیا تھا! اور اس کے مشن کا دائرہ عرب تک محدود نہ تھا۔ بلکہ ساری دنیا کو احاطہ کئے ہوئے تھا ہم نے اپنے بیان کو اس طرح شروع کیا۔ کہ سب سے پہلے یہ دیکھو کہ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجنے والا ہے۔ اس نے آپ کو کس کی طرف بھیجا ہے۔ اگر اس نے آپ کو تمام دنیا کی طرف مبعوث کیا۔ تو آپ کی بعثت عامہ ماننی ہوگی اور اگر بھیجنے والے نے ہی اسے کہا ہو کہ تجھے خاص قوم کی طرف بھیجا جاتا ہے تو لازم آدیگا کہ آپ کی بعثت خاص تھی۔ پھر کسی اور دلیل کی ضرورت نہ رہیگی۔ سو جب ہم بھیجنے والے کے الفاظ کو تلاش کرتے ہیں تو وہاں لکھا ہوا پاتے ہیں (۱) وما ارسلناك الا رحمة للعالمین۔ یعنی اے رسول ہم نے تجھے کسی خاص قوم کی طرف نہیں بھیجا۔ بلکہ تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر تجھ کو مبعوث کیا ہے۔ پس جب بھیجنے والا تمام دنیا کی طرف بھیجتا ہے تو پھر کسے مجال ہے کہ وہ آپ کے دائرہ بعثت کو کسی خاص قوم میں محدود کرے۔

(۲) پھر ایک مقام پر فرماتا ہے۔ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ یعنی اے ہمارے رسول تو اعلان کردے کہ میں کسی خاص قوم کی طرف نہیں بلکہ تمام نسل انسانی کی طرف رسول بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں۔

(۳) اسی طرح ایک اور مقام پر فرماتا ہے وما ارسلناك الا کافة للناس بشیرا ونذیرا۔ یعنی اے پیغمبر ہم نے تجھکو تمام نسل انسانی کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے کسی خاص قوم کی طرف تیری بعثت نہیں۔

(۴) پھر سورہ فرقان میں فرماتا ہے تبارك الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا۔ یعنی خدا نے اپنے بندے کو اس لئے اپنا کلام دیا ہے تاکہ وہ تمام دنیا کو خدا کی نافرمانی کے عذاب سے ڈرائے نہ کہ کسی خاص طبقہ یا کسی مخصوص قوم کو پھر ساتھ ہی فرماتا ہے الذی لہ ملك السموات والارض یعنی جس طرح خدا تمام دنیا کا خدا ہے اسی طرح محمد صلعم تمام دنیا کے لئے رسول ہیں اور جس طرح کوئی چیز خدا کی سلطنت سے باہر نہیں اسی طرح کوئی انسان محمد صلعم کے دائرہ رسالت سے خارج نہیں۔ غرض آیات تو بہت سی ہیں لیکن سمجھدار کے لئے اتنا ہی بیان کافی ہے

پھر دوسری بات یہ دیکھنی چاہئے کہ خدا نے جس کو نبی بنا کر بھیجا ہے وہ اپنی بعثت کے دائرہ کو کہاں تک وسیع سمجھتا ہے اور اس کے نزدیک اس کی نبوت کی وسعت کہاں تک حاوی ہے سو ہم جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتقاد معلوم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں تمام دنیا کی احادیث کی کتابوں میں مشترک طور پر اس حدیث کا پتہ چلتا ہے جس میں رسول کریم فرماتے ہیں:۔ کان النبی یبعث الی قومه خاصة وبعثت الی الناس عامة۔ یعنی مجھ سے پہلے جس قدر انبیاء گذرے ہیں وہ صرف اپنی اپنی قوم کی طرف مبعوث کئے گئے تھے لیکن میں تمام دنیا کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کو نبی بنا کر بھیجا گیا تھا وہ اپنی نبوت کا مخاطب کسی خاص قوم کو نہیں بلکہ تمام اقوام عالم کو۔ اور کسی ایک فرد کو نہیں بلکہ ہر فرد بشر کو سمجھتا ہے۔ اسی طرح دوسرے مقام پر رسول کریم صاف لفظوں میں فرماتے ہیں کہ میں ہر اسود و احمر کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔ اور عربی محاورہ میں اسود و احمر سے مراد کل دنیا ہے۔ علاوہ ازیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو اعتقاد عملی جامہ پہن لے وہ بہ نسبت اس اعتقاد کے جو عمل میں نہ لایا گیا ہو زیادہ قوی اور مضبوط ہوتا ہے۔ سو تیسری بات ہمیں یہ دیکھنی چاہئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اعتقاد کہ میں تمام دنیا کی طرف بھیجا گیا ہوں کبھی عملدرآمد کے ماتحت بھی آیا یا نہیں سو تواریخ عالم اور دوست دشمن کی تحریریں گواہ ہیں کہ اس اعتقاد کو اعتقاد کی حد تک نہیں رہنے دیا گیا۔ بلکہ اسے عملی جامہ پہنایا گیا۔ اور رسول کریم صلعم نے اپنی زندگی میں اپنے دائرہ اشاعت کو تمام دنیا میں پھیلایا۔ اور جہاں عرب کے لوگوں کو آپ نے تبلیغ کی وہاں دنیا کی تمام اقوام کو اسلام کی دعوت دی آپ کے زمانہ میں دو سلطنتیں ایسی تھیں جنہوں نے دنیا کو گھیر رکھا تھا مغرب میں قیصر کی سلطنت اور مشرق میں کسریٰ کی حکومت چنانچہ آپ نے دونوں بادشاہوں کو کھلے لفظوں میں تبلیغی خطوط لکھے اور صاف فرمایا۔ ادعوك بدعایة الاسلام۔ یعنی اے بادشاہ میں تجھے دین اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اور فرمایا اسلم تسلم یؤتك اللہ اجرك مرتین۔ یعنی اسلام قبول کر کیونکہ تمام سلامتیاں اسی مذہب کے قبول کرنے سے وابستہ ہیں۔ پس آپ نے تمام دنیا پر چھا جانے والی دونوں سلطنتوں کو تبلیغ کرکے اس دعویٰ کو عملی جامہ پہنا دیا کہ آپ کا مشن تمام دنیا کے لئے ہے جس میں عرب کی خصوصیت نہیں۔ پھر علاوہ ان سلطنتوں کے آپ نے مصر کے مقوقس اور حبش کے نجاشی کو اسلام کی دعوت دی۔ جس سے ثابت ہوا کہ اسلامی علم تمام دنیا پر لہرانے کے لئے بلند کیا گیا تھا۔ اور جہاں رسول کریم کے ان خطوط سے جو بادشاہوں کی طرف لکھے گئے تھے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی دعوت عربی حلقہ سے نکل کر تمام دنیا کے بادشاہوں کو اپنا مکلف ٹھیراتی ہے۔ وہاں خطوط کی عبارت سے بھی پتہ چلتا ہے کہ

بادشاہوں کی خصوصیت نہیں۔ بلکہ ان کی تمام رعایا کے لئے بھی اسلامی دین کا قبول کرنا واجب ہے۔ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطوں میں تحریر فرماتے ہیں فان تولیت فان علیک اثم الاریسیین۔ یعنی اے بادشاہ۔ اگر تونے اسلام قبول نہ کیا۔ اور تیری رعایا تیری تقلید میں اسلام سے محروم رہی تو ان کی محرومی کا گناہ بھی تیرے گناہ پر اضافہ ہوگا۔ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ جہاں اسلام کا قبول کرنا بادشاہوں کا فرض تھا وہاں ان ملکوں کے تمام باشندے بھی اسلامی دعوت کے مخاطب اور اس کے قبول کرنے کے مکلف تھے۔

چوتھی بات یہ دیکھنی ہے کہ آیا اس تبلیغ کا کوئی اثر بھی ہوا؟ - اور آیا غیر قومیں اسلام میں داخل ہوئیں یا نہیں۔ کیونکہ اگر واقعات سے ثابت ہو جائے کہ عربی النسل قوموں کے سوا اور لوگ بھی اس دین متین میں داخل ہوئے اور ہمارے رسول اللہ نے انہیں اپنے سلسلہ میں داخل کیا تو ماننا پڑیگا کہ اسلامی عمارت تمام دنیا کے لئے مسکن، اور ہمارے دین کا دروازہ تمام جہان کے لئے مفتوح ہے۔ سو واقعات ہمیں بتاتے ہیں کہ جس طرح عربوں نے اس دین کو قبول کیا۔ اسی طرح عجمیوں نے اس کی صداقت تسلیم کی سلمان فارسیؓ کا وجود گواہی دیتا ہے کہ اسلام کی خدا کا مخاطب فارسی بھی ہے اور صہیب رومی دنیا کو اشارہ کرتے ہیں کہ روم کے لئے اگر کہیں نجات ہے تو اسلام میں۔ اور بلال حبشی پانچ وقت مسجد نبوی میں اذان دیکر دنیا پر آشکارا کرتے ہیں کہ حبش کے لئے اگر کوئی سچا مذہب ہو سکتا ہے تو اسلام ہے۔ ان تینوں بزرگوں کا اسلام میں داخل ہونا بتاتا ہے کہ ایران کے سفید اور روم کے سرخ اور حبش کے سیاہ رنگ عرب کے گندمی رنگ کی طرح یکساں طور پر اسلامی نور سے منور ہو سکتے ہیں۔ پھر رسول کریم نے سلمانؓ منا اھل البیت فرما کر غیر قوموں کو صرف اسلام ہی میں داخل نہیں کیا۔ بلکہ ترقی دیکر یہاں تک کہدیا کہ وہ ہمارے اہل بیت کے ممبر بن سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں نجاشی جو حبشہ کا بادشاہ تھا وہ اسلام لایا۔ اور آپؐ نے اسے اپنے سلسلہ میں داخل کیا۔ اور اس کی وفات پر حزن و ملال کا اظہار کیا۔ اور صحابہؓ کو یہ کہکر کہ آج ہمارا بھائی فوت ہو گیا ہے اس کا جنازہ پڑھا۔ یہ مثالیں بتاتی ہیں کہ اسلام نے قومیت اور رنگ کے امتیاز کو جڑھ سے اکھاڑ کر پھینکدیا تھا اور جس طرح اسلام کا خدا رب العالمین۔ اور جس طرح اسلام کا مرکز سواء ن العاکف فیہ والباد کے مطابق مکی اور غیر مکی دونوں کے لئے یکساں ہے اسی طرح اسلام کا رسول بھی عربی اور عجمی دونوں کے لئے مساوی ہے۔ پھر پانچویں بات ہمیں یہ دیکھنی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کا طریق اور آپ کے پیارے صحابہ کا کیا طرز عمل تھا سو یاد رکھو کہ وہ لوگ بلا امتیاز عرب عجم دونوں کو اسلام میں داخل کرتے ہیں۔ صدیق اکبر کے زمانہ میں شامی لوگوں کا اسلام قبول کرنا اور فاروقی عہد میں ایرانی قبطی اور رومی نسلوں کا مسلمان ہونا اور اسلامی خلافت میں افریقی قوموں کا اسلام لانا بین دلیل ہے اس بات کی کہ ہمارے نبی کا بساط خورش تمام اقوام عالم کے لئے بچھایا گیا تھا۔ پس جب معاملہ یہ ہے تو کیوں دعوی کیا جاتا ہے کہ اسلام کی بعثت عرب سے مخصوص تھی۔ اور کیوں رسول کریم کے مشن کو عربی النسل قوموں تک محدود کیا جاتا ہے؟

شیخ نور احمد بنام خواجہ کمال الدین

شیخ جالندھری جو غیر مبائعین میں بلال ہو کنگ کے نام سے مشہور ہے اس کا دعوی ہے کہ خواجہ جبتک تنہا تھا اس سے ایک بھی مسلمان نہ ہوا اپنی ناکامی کا رونا روتا رہا۔ جب میں گیا تو کئی انگریز مسلمان ہوئے۔ اب جب میں آیا ہوں پھر کوئی نو مسلم نہیں ہوا الا شاذ و نادر پس اس سے ظاہر ہے کہ خواجہ کی کامیابی در اصل میری ہی فیوض و برکات کا نتیجہ تھی۔ جو کچھ شیخ جالندھری نے کہا واقعات اسکی تصدیق کرتے ہیں۔ پس خواجہ شاہی مشن کے پروپرائٹر کیا جواب دیتے ہیں ہاں آپ کے بلال صاحب کا یہی قول ہے کہ پہلے میں ماتحت ہو کر گیا تھا اب گیارہ بالعوض کہ ایک الہامی شادی ان کی ہو جائیگی تو وہ امیر بن کر جائیں گے

ان باتوں سے اگر شیخ نور احمد صاحب مکر جائیں تو کچھ تعجب نہیں کہ یہ منکران خلافت کا قدیمی شیوہ ہے۔ (داکس)

نوٹس جو صاحب ایک سال سے زائد عرصہ کا پرچہ طلب فرمائیں گے ان کو قیمت چارج کیجائیگی بعض احباب ۱۹۱۳ء کے پرچے اب طلب فرما رہے ہیں (مینجر)

دعوت الی الخیر

لنڈن میں تبلیغ

ایک اور صاحب مسلمان ہوئے

کام کی کثرت۔ مفتی صاحب کی علالت طبع

چاند دیکھ کر احمدی مشنری کے جذبات

ایک شیر خدا باوجود اس دھریت اور مذہب کے لاپرواہی یا بعض لوگوں میں پرلے سخت متعصبانہ خیالات کے اللہ تعالی کے فضل سے اس ملک میں ایسے اشخاص بھی پائے جاتے ہیں جو حق کو سنتے ہیں۔ اور جب انھیں سمجھ آ جائے تو خوشی سے قبول کرتے ہیں مکرمی قاضی صاحب کی گفتگو سے ایک صاحب جن کا اسم گرامی مسٹر شیلے ہے سیرگاہ ہائیڈ پارک میں متاثر ہوئے اور اس کے بعد ملتے رہے کتاب ٹیچنگز آف اسلام اور دیگر کتب مطالعہ کیں سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ آخر اللہ تعالی کی دستگیری سے اسلام قبول کیا۔ ان کی فارم درخواست بیعت اس ڈاک میں بحضور حضرت خلیفۃ المسیح برائے شرف قبولیت بھیجدی گئی ہے۔ (ہیچگی ہی ایڈیٹر) یہ صاحب ملیٹری کا کام کرتے ہیں۔ کتب بینی کا شوق رکھتے ہیں۔ نام کے متعلق جب ذکر آیا تو فرمانے لگے کہ عربی زبان میں جس لفظ کا معنی شیر ہو۔ وہ میرا نام رکھو چنانچہ اسد اللہ نام رکھا گیا ہے فالحمد للہ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالی انھیں استقامت عطا کرے۔ اور اسم بامسمی بنائے۔ اور دیگر بہت سے لوگوں پر حق کھول دے۔ اور انھیں اللہ تعالی کے قائم کردہ سلسلہ میں داخل ہونے اور نوح وقت کی تیار کردہ کشتی پر سوار ہونے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین

ایک تکلیف مجھے اب تک یہاں کی رہائش کے لحاظ سے کوئی مشکل یہاں کی سردی سے بڑھ کر نظر نہیں آتی۔ چونکہ میرے بدن میں طبعا حرارت غریزی بہت کم ہے۔ اور مزاج بلغمی ہے۔ اس واسطے ذراسی سردی بہت تکلیف دہ معلوم ہوتی ہے۔ یہاں کا موسم بہت بے اعتبار ہے پنجاب کی طرح نہیں کہ مہینوں گذر جائیں اور آسمان صاف رہے۔ یہاں ایک گھنٹہ میں بعض دفعہ کئی موسم تبدیل ہوتے ہیں۔ آج صبح میں ہائیڈ پارک میں تھا۔ ایک کرسی پر دھوپ میں بیٹھا تھا معا بادل چھایا ہوا تیز اور سرد ہو گئی۔ گھر سے باہر نکلنے کے وقت انسان نہیں

جانتا کہ کون سے کپڑے پہن کر باہر نکلے گرم یا سرد۔ اکثر لوگ گرم اوورکوٹ اور چھاتا ہر وقت ساتھ رکھتے ہیں۔ جو امر مجھے زیادہ تکلیف دینے والا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جب سردی ہو جائے تو میں کام نہیں کر سکتا اور یہاں سردی زیادہ وقت رہتی ہے۔ اس واسطے کام کرنے کے لئے مجھے تھوڑا وقت ملتا ہے۔ البتہ قاضی صاحب مکرم خوب لگے رہتے ہیں اور اچھا کام کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ میرے آنے پر جس قدر مسلمان ہوئے ہیں۔ گو وہ چڑیا سے شروع ہوئے اور شیر تک پہنچ گئے ہیں۔ مگر یہ کچھ احباب کی دعاؤں کا نتیجہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمودار ہو رہا ہے۔ ورنہ میری کسی محنت کا نتیجہ نہیں۔ اچھا سردی گرمی سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ہمارا جو کام ہے جتنا ہو سکتا ہے کرتے جاتے ہیں۔ برکت دینا اللہ کے اختیار میں ہے۔

علالت ہفتہ گذشتہ میں عاجز تپ لرزہ سے بیمار ہو گیا چھ دن تکلیف رہی۔ اب خدا کے فضل سے آرام ہے۔ آگے بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنی حفاظت میں رکھے۔ اس بیماری کے ایام میں پہلا سا کام بھی نہ ہو سکا ہاں اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کی بہت توفیق دی۔ قاضی صاحب کچھ نئے مکان کے واسطے خرید سامان کے انتظام میں کچھ میری دوائی وغیرہ کے لانے کے واسطے اکثر باہر چلے جاتے ہیں تو میں اتنے بڑے مکان میں چوتھی منزل پر اکیلا پڑا ایک طرف اپنے رب کو اور دوسری طرف اپنے محبین کو یاد کرتا رہتا۔ جہاں تک مجھ سے ہو سکا ایک ایک کے واسطے دعائیں کرتا اور مجموعی طور پر بھی دعائیں کرتا۔ میں اللہ تعالیٰ کے کرم اور رحم پر امید واثق رکھتا ہوں کہ وہ دعائیں سنی گئیں۔ وہو الغفور الرحیم

پورا پتہ احباب کو چاہئے کہ اپنے ہر ایک خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ کیونکہ اتنی بڑی خط و کتابت میں سب پتوں کا یاد رکھنا مشکل ہے۔ اور ہر خط کے جواب کے وقت پتے کے لئے پرانے خط کو تلاش کرنا بھی بہت وقت چاہتا ہے اور پرانے خط بعض دفعہ محفوظ بھی نہیں رہتے یا قریب نہیں ہوتے۔ اس واسطے مہربانی کر کے جو احباب خط لکھیں اگر خط جواب طلب ہو تو اس میں اپنا پورا پتہ ضرور لکھ دیا کریں۔

چاند اگلے دن شام کی سیر سے واپس آتے ہوئے اچانک میری نگاہ خوش شکل چمکتے ہوئے چاند پر پڑی تو بے اختیار مجھے رشک پیدا ہوا کہ یہ چاند روز قادیان کی گلیوں کی سیر کرتا ہے۔ اور ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ جن کو قادیان کا خط بھی ایک ماہ بعد آتا ہے اگر میں حضرت اکمل کی طرح شاعر ہوتا تو ضرور نظم میں اس سے باتیں کرتا مگر اس کی مجھے طاقت نہیں میں نے کہا۔ اے چاند تو بڑا خوش قسمت ہے۔ جو ہر روز کوچۂ یار میں گشت لگاتا ہے۔ اگرچہ تو وہاں کی کچھ بات نہیں سناتا۔ پر پھر بھی تو اس سے پیارا معلوم دے رہا ہے کہ تو نے میرے پیاروں کو دیکھا ہے اور تیری کرنوں نے قبر مسیح کو بوسہ دیا۔ بھلا ایک بات تو بتلا کہ تو زیادہ حسین ہے۔ یا میرا پیارا محمود نبی اللہ کا نہ صرف بیٹا۔ بلکہ اس کا سچا وارث مسیح محمدی کا تخت نشین۔ اگر تجھ میں زبان ہوتی تو ضرور شہادت دیتا کہ وہ تجھ سے زیادہ حسین ہے۔ ہاں تجھ میں زبان ہے اور وہ بول رہی ہے کہ میں نے محبوب خدا سرور انبیاء فخر رسل محمد مجتبیٰ کے زمانہ ہجرت سے لیکر ۱۳۳۵ دور پورے کر دیئے ہیں۔ دانا دانیال کی نبوتیں پوری ہوئیں۔ فرشتوں کا کہنا سچ ہوا۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے صبر سے انتظار کیا اور قبول کیا۔ والسلام آئندہ تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہئے

عاجز محمد صادق عفا اللہ عنہ

4 Star Street,
Edgware Road,
London.

(۱) ایڈیٹر پیغام اپنی کذب بیانی کا اقرار کرتا ہے

پیغام جلد ۵ نمبر ۵ مورخہ ۲۵/۲۹ جولائی میں زیر عنوان اخبار احمد مندرجہ ذیل سطور چھپی تھیں

"شملہ سے جناب ماسٹر محمد یعقوب خاں صاحب جناب حکیم مرہم عیسیٰ صاحب کی اس کامیابی کا حال لکھتے ہیں۔ ...... حکیم صاحب کا ایک مباحثہ امرتسر کے دو مخالف مولویوں کے ساتھ شملہ کی جامع مسجد میں ہوا۔ الحمد للہ کہ آپ کو کامیابی ہوئی اور آپ کے پیش کردہ حوالجات موثر ثابت ہوئے (۱) جس کا یہ کھلا نتیجہ تھا کہ اسی مسجد میں حکیم صاحب نے نماز پڑھائی۔ (۲) آپ کی اقتدا میں بعض مریدین میاں صاحب بھی شامل نماز ہوئے۔"

اس عبارت کے پڑھنے سے صاف عیاں ہے کہ لکھنے والے ماسٹر محمد یعقوب خاں صاحب ہیں۔ اور کہ رپورٹر کو ان تصریحات کی صحت میں کلام نہیں۔

مگر آج ایک ماہ کے بعد جب کہ الفضل مورخہ ۲۵۔ اگست اس کی پر زور تردید کر چکا تھا صداقت نے اپنا جلوہ دکھایا اور ایڈیٹر پیغام اپنی کذب بیانی بلکہ افترا پردازی کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوا جو پیغامی تاریخ میں پہلا واقعہ ہے ملاحظہ ہو اخبار پیغام مورخہ ۲۹۔ اگست ۱۹۱۶ء نمبر ۱۶۔ زیر عنوان اخبار احمدیہ

"پچھلے دنوں حکیم مرہم عیسیٰ صاحب کا جو مباحثہ نبوت مسیح موعود پر شملہ میں ایک غیر از جماعت مولوی کے ساتھ ہوا تھا۔ اس کے متعلق اخبار میں یہ غلط خبر درج ہو گئی تھی کہ اس مباحثہ کے بعد حکیم صاحب نے اسی مسجد میں نماز پڑھائی اور محمودیوں نے ان کے اقتدا میں پڑھی اصل بات یہ ہے کہ جناب عبد الرحمٰن صاحب نے جو میاں صاحب کی بیعت میں ہونے کے باوجود کفر و اسلام کے مسئلہ میں ان کے مخالف ہیں وہاں نماز پڑھائی تھی اور حکیم صاحب اور دیگر محمودیوں نے آپ کے پیچھے پڑھی تھی۔ ایسا ہی مباحثہ جامع مسجد میں نہیں بلکہ مسجد قطب خانساماں میں ہوا تھا۔ یہ غلطیاں اس وجہ سے واقعہ ہوئیں کہ اخویم مکرم ماسٹر یعقوب خاں صاحب کا اصل خط ہمارے سامنے نہ تھا جو انہوں نے ہمیں لکھا تھا۔ ورنہ ان کے خط میں یہ تصریحات[1] نہیں تھیں۔ یہ بعض ادھر ادھر کی غلط روایات[2] پر اعتبار کرنے کا نتیجہ تھا لہٰذا اس غلطی کو ماسٹر صاحب موصوف کی طرف منسوب کرنا جائز نہیں اس کا خطا وار[3] خاکسار ایڈیٹر پیغام صلح ہے۔"

امید ہے ہمارے دوست پیغامی روایات پر فتبینوا کے ماتحت اعتبار کیا کریں گے۔

---

[1] تصریحات نہیں تو کیا اجمل طور پر ایسا لکھا تھا جو ایڈیٹر نے ۲۹ جولائی کے اخبار میں لکھا ہے؟ پھر وہی جھوٹ! [2] کیا یہ اسلامی طریق ہے؟ [3] [illegible]

(۲) احمدی مشنری والے خط کے متعلق فتح محمد شیعی نامہ نگار ذوالفقار کا بیان

"کچھ عرصہ سے آپکے اخبار ذوالفقار میں غلط افواہ پھیلائی جارہی ہے کہ ایک احمدی مشنری مشہور واعظ اسلام کی چٹھی ہمیں ملی ہے جو کہ شیعوں کے ہاں معقول ملازمت پر اپنے فرقہ احمدیہ کو ترک کرنے پر آمادہ ہے، اس کے محرک مولوی سید علی حائری صاحب ہیں۔ اس غلط تحریر کا شائع ہونا تھا کہ برساتی کیڑوں کی طرح بعض لوگوں نے اس کی تصدیق بغیر کسی عقلی و نقلی ثبوت ہونے کی کی ہے بخت افسوس ہے کہ لوگوں کی عقل کو کیا ہو گیا کہ ایک بے بنیاد بات کی تصدیق کر کے اپنی عاقبت کو تباہ کر رہے ہیں۔ کیا صرف اس خیال سے کہ ایک بڑے مولوی کے قلم سے یہ بات لکھی گئی ہے۔ او نادانوں۔ خدا سے ڈرو۔ ملا محمد بخش صاحب کا دعویٰ ہے۔ جیسا کہ انھوں نے اخبار میں بھی لکھا ہے کہ یہ چٹھی یقیناً احمدی مشنری کی ہے۔ کاش ملا محمد بخش صاحب مجھ سے دریافت کر لیتے تو اصل راز اُن پر منکشف ہو جاتا دوسرے کوئی گمنام میاں نور احمد ہیں جن کا ایڈیٹر الفضل سے خطاب ہے۔ اور وہ اپنی نادانی سے ملا محمد بخش صاحب کے مضمون پر بھروسہ کر کے میدان میں نکلے ہیں۔ اس غلط فہمی کے پھیلانے والے مجتہد صاحب ہیں۔ لوگوں پر ہمیں اس قدر افسوس نہیں جس قدر مولوی صاحب پر ہے۔ ہم میاں نور احمد صاحب سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ جس وقت ایڈیٹر الفضل نے اس چٹھی کا مطالبہ کیا ہے تو اُس وقت جاتے ہو کیا ذرا ننگ بدن گئے ہیں۔ عقل والے ہوتے تو سمجھ جاتے لیکن تم جیسے تعصب کے پتلے میں عقل کہاں۔ دیانتداری کا مقتضا یہ تھا کہ چٹھی شائع کر کے اپنی صداقت کا ثبوت پیش کیا جاتا نہ کہ اوپر اوپر کی باتیں بنا کر وقت کو ضائع کیا جاتا "مولوی صاحب نے اس مطالبہ کا یہ جواب دیا کہ اگر ہم چٹھی کو شائع کر دیں تو تم شیعوں کو صادق مان لو گے جو شخص مولوی صاحب کے اس جواب کو ملاحظہ کریگا وہ بے تامل ہنس دیگا۔ چونکہ ایڈیٹر ذوالفقار نے وہ چٹھی مولوی صاحب سے لی ہے اس لئے میں انھیں بذریعہ پیغام صلح مطلع کرتا ہوں کہ وہ جلد شائع کر دیں اور میرے جواب کے منتظر رہیں۔ میں ناظرین اخبار ذوالفقار و پیغام صلح وغیرہ کو اطلاع دیتا ہوں کہ کوئی چٹھی یقیناً اُن کے پاس نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔ راقم۔ فتح محمد نامہ نگار ذوالفقار" (پیغام)

الفضل۔ ذوالفقار نے الفضل کے مطالبہ پر تو وہ خط (احمدی مشنری والا) شائع نہ کیا تھا۔ دیکھئے اب شائع کر کے اپنے شیعی بھائی کی تکذیب کرتا ہے یا نہیں۔

---

(۳) ایک اور حق پوشی

اچھا یہ تو ہوا۔ اب اور سنئے پیغام کے اخبار الحق میں لکھا ہے کہ:۔

"مریم عیسیٰ شملہ سے لاہور واپس تشریف لے آئے عنقریب کسی اور لمبے سفر پر جانیکا ارادہ ہے"

بندۂ خدا کیوں چھپاتے ہو۔ صاف کیوں نہیں لکھ دیا کہ مریم عیسیٰ کو بذریعہ خاص شملہ سے بلایا گیا ہے اور بعض دشمنان حق کے ساتھ بمبئی بھیجا جائیگا کیونکہ وہاں احمدی فضلاء احمدیت کی تبلیغ فرما رہے ہیں اور یہ بات باوجود اوعار احمدیت تمھیں ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ دہلی میں بھی تم نے ایسا ہی کیا۔ امرتسر بھی اپنے کارکن اشتہار تقسیم کرنے بھیجدیئے۔ دونوں جگہ منہ کی کھائی اب بمبئی کا ارادہ ہے کیوں بیچارے محمد حسین شاہ کی کمائی دریا برد کرتے ہو۔

اگر ایسا ہی تبلیغ کا جوش ہے تو ہندوستان میں بہت سے شہر ہیں جن میں آریوں اور پادریوں کا زور ہے وہاں اپنے مبلغ بھیجو۔ بہت سے مقامات میں غیر احمدی احمدیوں کو دق کرتے ہیں وہاں اپنے آدمی بھیجو۔ یہ کیا ہے کہ جہاں ہمارے مبلغ پہنچے۔ تم نے جا کر غیر احمدیوں کا پارٹ لینا شروع کیا اور یوں انھیں احمدی بننے سے روکنا چاہا تم حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو اگر نبی نہیں مانتے تو نہ سہی مجدد ہی منواؤ۔ پھر ہم نبی منوا لینگے۔ مگر یہ فتنہ پردازی مفسدہ اندازی مصلحا کا کام نہیں۔ ہم تم سے ڈرتے نہیں تمھارے بھلے کے لئے یہ مشورہ دیا اگر مانو تو فبہا ورنہ خوب یاد رکھو مفسد کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ (اکمل)

مسجد شادیوال۔ ضلع گجرات کے متعلق غیر احمدیوں نے مقدمہ کر رکھا تھا۔ اللہ نے احمدیوں کو فتح دی اور اپیل میں وہ مسجد احمدیوں کو مل گئی مفصل اگلی اشاعت میں۔

ہندوستان کی خبریں

پنجاب میں بھرتی۔ حال میں لفٹنٹ گورنر پنجاب نے فوجی بھرتی کے متعلق جو دورہ کیا ہے اُس کی وجہ سے بہت سے حلقوں سے اچھا نتیجہ نکل رہا ہے قصور میں جو لاہور کے ضلع میں واقع ہے سکھوں نے اپنی قوم کی ایک پوری کمپنی بنانے کا ارادہ کیا ہے۔ اور چونیاں کی تحصیل میں بہت سرگرمی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ فیروزپور کے ضلع میں وہاں کے ڈپٹی کمشنر نے ہندو مسلمانوں میں بڑا جوش پیدا کر دیا ہے اور وہ جوق جوق بھرتی ہونے کے لئے چلے آرہے ہیں۔ جہلم سے یہ اطلاع ملی ہے کہ ایک موضع آوان کے ایک رنگروٹوں کی جماعت بھرتی کرنے والے موقع تک آئی۔ موضع کی عورتوں نے اُن کی ہمت اور جوش پر اُن کو سلام کیا اور اُن کی بڑی تحسین و آفرین کی۔

نیو ایرا کا جدید پبلشر۔ راجہ غلام حسین مرحوم کی وفات کے باعث اخبار نیو ایرا کی پبلشری کا نیا ڈیکلریشن صاحب ڈپٹی کمشنر کے روبرو داخل کیا گیا ہے۔ اور جدید پبلشر سے بھی بدستور سابق ڈیڑھ ہزار روپے کی ضمانت طلب ہوئی ہے جو غالباً داخل کر دی گئی ہوگی۔

خوراک میں آمیزش۔ پنجاب گورنمنٹ نے ایک بل لکھا ہے۔ جو خوراک میں مختلف اشیاء کی آمیزش کے متعلق ہے اُس میں گھی اور مکھن کی دیگر اشیاء سے آمیزش کے بارے میں خاص طور پر بحث کی ہے۔

زبردستی نکاح کا مقدمہ۔ عوظہ تحگڈہ تحصیل وغیرہ ضلع سیالکوٹ کے چند بدمعاشوں نے امام دین ملانا کے ہاں ڈاکہ مارا اور اُس کی پندرہ سالہ لڑکی کو زبردستی ٹانگوں اور بازوؤں سے گھسیٹ کر ایک شخص کے مکان میں لے گئے۔ وہاں اُنھوں نے رجسٹر نکاح پر لڑکی سے زبردستی انگوٹھا لگوایا بعد میں لڑکی کے باپ کو جو کہ ایک بوڑھا اور ناتوان شخص تھا۔ لڑکی کی شادی پر انگوٹھا لگوانے کو مجبور کیا۔ لڑکی کے بھائی نے نمبردار کی مدد سے لڑکی کو بدمعاشوں کے پنجہ سے چھڑایا۔ اور واقعہ کی پولیس کو خبر دی جس پر فوراً پولیس کا ایک سب انسپکٹر پہنچا جس نے ان تمام بدمعاشوں کا چالان کر دیا ہے۔ اب مقدمہ سیالکوٹ کے ایک مجسٹریٹ کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔

باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی - پرنٹر پبلشر - ضیاء الاسلام مشین پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کے لئے شائع ہوا۔